بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۶۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر — یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۳- ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۵- ماہ ذو الحجہ ۱۳۶۱ھ | ۳- ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳




## مدینۃ المسیح

قادیان یکم صلح ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت نزلہ۔ کھانسی اور اعضا میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دُعائے صحت کی جائے ؛

آج کسی قدر بارش ہُوئی ؛



روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۵- ذو الحجہ ۱۳۶۱ھ

## کرسمس کی تقریب پر پاپائے اعظم کا ادھورا پیغام

پاپائے اعظم نے کرسمس کی تقریب پر ویکین سے ایک پیغام دیا۔ جو روم ریڈیو نے ۲۴ دسمبر کو براڈ کاسٹ کیا۔ اس پیغام میں آپ نے شدید خون ریزی کی سخت مذمت کی۔ جو آج دُنیا میں ہو رہی ہے۔ بالخصوص ہوائی جہازوں کی لڑائی کی خاص طور پر مذمت کی۔ اور تمام اقوام عالم سے امن و امان اور نوع انسانی کی سلامتی کی اپیل کی۔ اس پیغام کا ایک خاص نقطہ یہ ہے کہ آپ نے سوشلزم کی کھلم کھلا مخالفت کی اور کہا کہ عیسائی ادارہ مذہبی (چرچ) نے ہمیشہ اس کی مذمت کی ہے۔ اور آج بھی میں اس مذمت کی تصدیق کرتا ہُوں۔ اسی طرح آپ نے فیسی ازم اور نازی ازم یعنی نیشنل سوشلزم کی بھی مذمت کی ہے۔ اگرچہ اتنے زور سے نہیں۔ اس کے بعد پاپائے اعظم نے کہا۔ کہ اب ایک نیا خطرہ اٹھ کھڑا ہُوا ہے یعنی ہر چیز کو سیاسیات کے تابع کر دینا اور اس طرح نیشنل اسٹیٹ قائم کرنا جو کہ تمام چیزوں کو انسانی قانون کے تابع کر دیتی ہے۔ بیان کے آخر میں آپ نے عام مفاد انسانی کے لئے دُعائیں کرنے کی تحریک بھی کی ہے ؛

سوشلزم اور نیشنل سوشلزم وغیرہ کی مذمت کے ساتھ بہتر ہوتا۔ کہ عیسائی دُنیا کے پیشوائے اعظم ان تحریکات کا بدل بھی عیسائیت کے مذہبی نقطہ نگاہ سے پیش کر دیتے۔ یہ تحریکات بری سہی۔ لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کی بنیاد رکھنے والوں نے اپنے فہم اور شعور کے مطابق ان کے ذریعہ انسانی دکھوں اور مصیبتوں کا علاج کرنا چاہا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وُہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔

جیسا کہ پاپائے اعظم نے بیان کیا۔ یہ تحریکات قابلِ مذمت سہی۔ لیکن کسی چیز کی مذمت ہی کافی نہیں۔ بلکہ صحیح طریق یہ ہے۔ کہ اگر ہم کسی چیز کو غلط قرار دیں۔ اور دُنیا کو یہ بتائیں۔ کہ جس مرض کے علاج کے لئے وُہ نسخہ تجویز کیا گیا وُہ اس کا صحیح مداوا نہیں۔ اس سے وُہ مریض صحت نہیں پا سکتا۔ تو اس کے ساتھ یہ بھی تو ضروری ہے۔ کہ اس سے بہتر کوئی نسخہ بھی پیش کریں۔ اس کا کوئی عمدہ اور بہترین بدل بھی سامنے لائیں۔ خاص کر عیسائی دُنیا کے اتنے بڑے پیشوا کے لئے تو یہ بہت ضروری تھی۔ کہ عیسائی ممالک کی سیاسی تحریکات کی تنقیص کے ساتھ جو عیسائیت کو ترک کر کے اختیار کی گئی ہیں۔ وُہ اس بہتر اور کامل نظام کا خاکہ پیش کرتے جو عیسائیت نے تجویز کیا ہے۔ یہ کتنی بڑی اہم بات تھی۔ جسے افسوس کہ پاپائے اعظم نے دانستہ یا نادانستہ طور پر نظر انداز کر دیا۔ لوگ سوشلزم اور نیشنل سوشلزم کو ترک تو کر دیں۔ اور مان لیں۔ کہ یہ تحریکات بری ہیں۔ لیکن ان کے سامنے اور کوئی ایسا نظام بھی تو ہونا چاہیئے جسے وُہ اپنی مشکلات کا حل سمجھ کر اختیار کر سکیں۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کی وضاحت ضروری تھی۔ مگر افسوس کہ اُسے نظر انداز کر دیا گیا۔ اور اس وجہ سے پاپائے اعظم کے پیغام کو ہم ادھورا کہنے پر مجبور ہیں ؛

دراصل یہ کوتاہی جبری ہے۔ اور عیسائیت کی تہیدستی کی واضح دلیل۔ اگر عیسائیت میں کوئی ایسا مکمل ضابطہ اور آئین موجود ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ پاپائے اعظم اسے پیش نہ کرتے۔ کون ہے۔ جو خوبی کو بلا وجہ چھپائے۔ خوبی ہو۔ تو خود بخود اس کا اظہار کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اور یورپ کی سیاسی تحریکات کی مذمت کے ساتھ عیسائیت کے نقطۂ نگاہ سے کوئی بہتر نظام پیش نہ کر سکنا اس وجہ سے ہے کہ عیسائیت ہر پہلو سے مکمل مذہب نہیں۔ اگر عیسائیت میں کوئی ایسا نظام موجود ہوتا تو ان تحریکات کی پیدائش کی نوبت ہی کیوں آتی۔ یورپ کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے عیسائیت کی پیش کردہ تعلیم کو بالکل توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔ مشکلات پیش آمدہ کے ازالہ کے لئے اس میں کئی پیوند لگائے اور اسے حالات حاضرہ کے مطابق کرنے کے لئے اس میں ایسے ردو بدل کئے۔ اور اس کے ایک ایک عضو پر ایسا عمل جراحی کیا۔ کہ اس کی اصلی شکل و صورت بالکل مسخ ہو کر رہ گئی اور وُہ کچھ سے کچھ بن گئی۔ لیکن اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی چونکہ وُہ بات حاصل نہ ہو سکی جس کی تلاش تھی۔ اس لئے مدبرین یورپ نے عیسائیت کی لاش سے چمٹے رہنے کے بجائے اس سے الگ ہو کر اپنی مشکلات کا علاج تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنی عقل و سمجھ کے مطابق بعض حل تجویز کئے۔ جنہیں پاپائے اعظم ناقص اور خراب بتا رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ لوگ ان سے الگ ہو جائیں۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ انہیں چھوڑ کر اختیار کس بات کو کریں۔ اور صرف ان کی یہی بات عیسائیت کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے ؛

پاپائے اعظم نے شکوہ کیا ہے۔ کہ ہر چیز کو سیاسیات اور انسانی قانون کے تابع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اسے ایک بہت بڑا خطرہ بتایا ہے۔ لیکن جب خود مذہبی راہ نماؤں کی یہ حالت ہے۔ کہ وُہ عوام کے میلانات کے سامنے جھکتے ہُوئے صریح مذہبی احکامات کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ جیسا کہ حال میں انگلستان کے مذہبی راہ نماؤں نے عورتوں کو ننگے سر کلیساؤں میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ تو سیاسی لیڈروں۔ اور دُنیوی راہ نماؤں کے ہر چیز کو سیاسیات کے تابع کرنے پر پاپائے اعظم کو شکوہ کا کیا حق ہے ؛

## کاغذ کی تقسیم کے بارہ میں حکومت کو مشورہ

معلوم ہُوا ہے۔ کہ حکومت نے کاغذ کی دو کانوں پر چھاپے مار کر بعض ذخائر پر قبضہ کر لیا ہے اس سلسلہ میں معزز معاصر "انقلاب" نے حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وُہ اس کاغذ کو اخبارات میں تقسیم کر دے ہمیں معاصر کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے اور ہم اس کے اس خیال کی بھی تائید کرتے ہیں۔ کہ کاغذ کو اخبارات میں تقسیم کرنے کا کام میسرز جے این سنگھ اینڈ کمپنی کے سپرد کر دے۔ کیونکہ

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سالِ نو کا پیغام احباب جماعت کے نام

قادیان یکم جنوری۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا کہ اس سال بھی جمعہ کے روز تھا۔ جلسہ سالانہ جمعہ کے روز شروع ہوا۔ اور نو روز بھی جمعہ کے دن آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم پیدائش بھی جمعہ ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے عمل کی انگلی اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ ۱۹۴۳ء اپنے ساتھ تغیرات لے کر آرہا ہے۔ اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال تبلیغ۔ قربانیوں۔ تنظیم اور اصلاح پر خاص زور دے۔ اور ۱۹۴۳ء کو گزرنے نہ دے جب تک کہ احمدیت پہلے سے بہت زیادہ ترقی نہ کرلے۔

# جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے باوجود متعدد مشکلات کے جلسہ سالانہ ۴۲ء کے موقعہ پر جن اصحاب کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی تعداد ۱۳ دسمبر ۱۹۴۲ء تک ۲۰۲ ہے۔ جن میں سے ۱۰۶ مرد اور ۹۶ مستورات ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا کرتے ہوئے اسلام اور احمدیت کے جملہ احکام پر کماحقہ کاربند ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین



## نوائے تلخ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مُبلّغ۔ میرے بھائی میرے پیارے۔ بات اک سُننا (تبلیغ) | توجہ گر نہیں کرتی تری تبلیغ پر دُنیا
نہ دِل اپنا بُرا کرنا۔ نہ کوشش اپنی کم کرنا | کہے جانا۔ کہے جانا۔ لگے رہنا۔ لگے رہنا
مُقدّر ہے ترے حق میں۔ خدا کی نُصرتیں پانا | ہمیشہ ذہن میں اپنے مگر مضمون یہ رکھنا

نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل راگراں بینی

اگر قاری کو قرآں سے نہ ہوتی ہو کوئی رغبت (عبادات) | نمازِ دل میں نہ وارِد ہو سُرور وکیف کی حالت
اگر طالب کو علمِ دین سے کچھ بھی نہ ہو نسبت | تو جی چاہے نہ چاہے۔ پر نہ چھوڑے مشق کی عادت
علاج اس کا یہی ہے بس لگے رہنا بصد شدّت | خدا چاہے ضرور آنے لگے گی ایک دن لذّت

نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل راگراں بینی

دُعا مانگو۔ ہر اک حاجت پہ اللہ سے دُعا مانگو (دُعا) | ضرورت ہو جو مشکل تر۔ تو محنت سخت تر کردو
اگر مطلب بہت اعلےٰ ہے۔ اُونچے تم بھی ہوجاؤ | غرض جتنا بڑا مقصد ہے۔ اُتنی ہی دُعا بھی ہو
اگر ہوں راستے میں دِقّتیں۔ رُکیں۔ نہ گھبراؤ | یہی کہتے چلے جاؤ یہی کہتے بڑھے جاؤ

نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل راگراں بینی

کمی بیشی کی فکروں میں پڑے کیوں آدمی زادہ (مالی قربانی) | کبھی فیل و رُخ و فرزیں سے بڑھ جاتا ہے اک پیادہ
وہی مالوں کی قربانی پہ ہوسکتے ہیں آمادہ | ہیں جن کی ہمتیں عالی ہے جن کی زندگی سادہ
مئے عشق ومحبت کے ہوں جو احباب دِلدادہ | اگر توفیق دیں کی ہو تو دے دیں بیش یا زیادہ

نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل راگراں بینی

مرے اللہ مرے آقا۔ مرے مالک مرے رہبر (توحید) | نہ چھوڑیں گے ترا دامن۔ کہ تجھ سے کون ہے بہتر
فقط تجھ سے ہی مانگیں گے۔ پڑے ہیں بس ترے در پر | کہ دُنیا میں گنہ کوئی نہیں ہے شرک سے بدتر
مرے استاد نے ہم کو کرایا تھا یہی از بر | کہ شنوائی نہ ہو یاں گر۔ تو چیخو اور بڑھ بڑھ کر

نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل راگراں بینی

# آئندہ سال کا پروگرام

## عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ نوٹ کرلیں

آج کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ اس سال جماعت احمدیہ زیادہ سے زیادہ تبلیغ میں حصّہ لے۔ مبلغ جو پہلے سے چست ہیں۔ وہ اور بھی زیادہ چست ہوجائیں اور جو سست ہیں وہ چستی اختیار کریں۔ عہدہ دار اپنی تبلیغی جدوجہد کی باقاعدہ رپورٹیں بھیجیں حضور کی اس ہدایت کے مطابق ہر جماعت کو نئے سر سے اپنے افراد میں تبلیغ کی تنظیم کرکے جلد سے جلد رپورٹ بھیجنی چاہیئے۔ تنظیم کے لئے ہر جماعت کے عہدہ دار افراد کی فہرست تیار کریں۔ اور ان سے تبلیغ کے لئے وقت لیں اور باقاعدہ تبلیغ کرائیں۔ اور پھر رپورٹ کریں۔ کہ کہاں کہاں تبلیغ کی گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں کتنے احمدی ہوئے۔ چاہیئے کہ فوراً کام شروع کردیا جائے۔ تجویزوں میں وقت ضائع نہ ہو (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

# ہندی میں احمدیہ لٹریچر کی طباعت کا آغاز

الحمد للہ کہ ہندی لٹریچر جس کی ضرورت احمدیت کی تبلیغ میں نہایت شدت سے محسوس ہورہی تھی۔ چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "پیغام صلح" چھاپی جارہی ہے۔ سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ نے پانچ سو جلدوں کے طبع کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ یو۔پی دی۔پی اور بہار کی جماعتیں سیٹھ صاحب ممدوح کی طرح جس قدر چھپوانا چاہیں فوراً اطلاع دیں۔ کاغذ کی بے انتہا گرانی کے باعث اس وقت فی روپیہ ۲ کتب خرچ آرہا ہے۔ تبلیغ کے لئے یہ کتاب نہایت اہم ہے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

# ایام جلسہ سالانہ ۱۳۲۱ ہش میں

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی جماعتوں سے ملاقات کے اوقات

جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۵ فتح ۱۳۲۱ ہش لغایت ۳۱ فتح ۱۳۲۱ ہش تک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دیگر مصروفیتوں اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ہزارہا انسانوں کو شرف ملاقات بخشا۔ ذیل میں حضور سے جماعتوں کے اوقات ملاقات درج کئے جاتے ہیں۔

| تاریخ | وقت | اوقات | مدت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۲۵ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۹-۳۳ سے ۱۰-۲۷ تک | ۵۴ منٹ |
| ؍؍ | شام | ۸-۵۶ سے ۱۰-۳۰ تک | ۱ گھنٹہ ۳۴ منٹ |
| ۲۶ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۹-۳۵ سے ۱۰-۱۰ تک | ۳۵ منٹ |
| ؍؍ فتح | شام | ۹-۰ سے ۱۱-۴۰ تک | ۲ گھنٹے ۴۰ منٹ |
| ۲۷ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۹-۳۲ سے ۱۰-۳۵ تک | ۱ گھنٹہ ۳ منٹ |
| ؍؍ | شام | ۹-۵۸ سے ۱۲-۷ تک | ۲ گھنٹے ۹ منٹ |
| ۲۸ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۱۰-۵۰ سے ۲-۰ تک | ۳ گھنٹے ۱۰ منٹ |
| ؍؍ | دوپہر | | ایک گھنٹہ |
| ۲۹ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۱۱-۳۴ سے ۱۲-۴۴ تک | ۱ گھنٹہ ۱۰ منٹ |
| ؍؍ | شام | ۲-۳۹ سے ۲-۵۶ تک | ۱۷ منٹ |
| ۳۰ فتح ۱۳۲۱ ہش | صبح | ۱۱-۵۸ سے ۱۲-۵۹ تک | ۱ گھنٹہ ۱ منٹ |
| ؍؍ | دوپہر | ۵-۵۵ سے ۶-۴۸ تک | ۵۳ منٹ |
| ۳۱ فتح ۱۳۲۱ ہش | [illegible] | ۱۲-۲۲ سے [illegible] تک | [illegible] |

# اعلان نکاح

میرے لڑکے عبدالباری بی۔اے آنرز کا نکاح خورشید بیگم صاحبہ بنت میاں سراج دین صاحب مرحوم سے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۱۳ دسمبر کو مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ خاکسار عبدالحمید ریلوے آڈیٹر

# اسلامی فقہ کے اہم اصول

۲۵ دسمبر کے اجلاس شبینہ میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب، جالندھری نے حسب ذیل تقریر فرمائی

## اسلامی فقہ کے اہم اصول ——— (۳)

اسلامی فقہ کی تاریخ اور فقہائے کے مسلک کو ذکر کرنے کے بعد ان اہم اصولوں پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ جو اسلامی فقہ کے لئے بمنزلہ اساس ہیں۔ وہ اصول جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ فقہاء کے نزدیک چار ہیں (۱) قرآن کریم (۲) سنت نبوی۔ (۳) اجماع امت (۴) قیاس کتب فقہ مصطلحات علمیہ، خاص، عام، مشترک، مؤول وغیرہ اور فقہی اصطلاحوں فرض، واجب، حرام، مکروہ، مندوب، مباح وغیرہ سے پر ہیں۔ نیز چھوٹے چھوٹے اصول مثلاً اشیاء میں حلت اصل ہے یا حرمت؟ فہم مکلف شرط تکلیف ہے یا نہیں؟ قدرت مشروطہ کی کیا تعریف ہے؟ کا ذکر بھی کتب فقہ میں بکثرت موجود ہے۔ لیکن یہ سب تفصیلی ابحاث میرے آج کے موضوع سے خارج ہیں۔ اس لئے میں صرف مندرجہ بالا اصول اربعہ کے متعلق ہی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ تا صحیح عقیدہ اور اسلامی مسلک واضح ہو جائے۔

### (۱) قرآن مجید

خدا کا قطعی اور یقینی کلام ہے۔ سب ملت کا اس کے ہر لفظ کے منجانب اللہ اور محفوظ ہونے پر ایمان ہے۔ احادیث شیعوں کی الگ ہیں خوارج کی الگ ہیں سنیوں کی علیحدہ ہیں۔ اجماع ہر فرقہ کا جدا جدا ہے۔ قیاس ہر فرقہ کا بالکل نرالا اور ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ صرف قرآن مجید ہی تمام فرقوں کا نقطہ مرکزی بن سکتا ہے۔ اور اسی پر آئندہ صحیح اور نئی فقہ کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"افترقت الامۃ وتشاجرت الملۃ فمنھم حنبلی وشافعی ومالکی وحنفی۔ وحزب المتشیعین۔ ولاشک ان التعلیم کان واحداً ولکن اختلفت الاحزاب بعد ذلک فتروں کل حزب بما لدیھم فرحین۔ وکل فریق بنی لمذھبہ قلعۃ ولا یرید ان یخرج منھا ولو وجد احسن منھا صورۃ۔ وکانوا العماس اخواتھم متحصنین۔ فارسلنی اللہ لاستخلص الصیاصی واستدنی القاصی وانذر العاصی ویرتفع الخلاف ویکون القرآن مالک النواصی وقبلۃ الدین" (التبلیغ)

ترجمہ امت محمدیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اور ملت اسلامیہ میں نزاع پیدا ہو گیا۔ ان میں سے کوئی حنبلی ہے، کوئی شافعی، کوئی مالکی، کوئی حنفی اور کوئی شیعہ ہے۔ بلاشبہ اصل تعلیم ایک تھی۔ لیکن بعد ازاں فرقوں نے اختلاف کیا۔ اب تم دیکھتے ہو کہ ہر فرقہ اپنے خیالات پر خوش ہے۔ ہر گروہ نے اپنے مذہب کے لئے قلعہ بنا رکھا ہے۔ اور خواہ اس سے بہتر اسے ملے۔ مگر وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ یہ لوگ اپنے بھائیوں کی تاریکیوں میں پناہ گزیں ہو رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔ کہ تا میں دین کی عمارتوں کو ان کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ اور اسلام سے دور لوگوں کو قریب کروں۔ نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤں۔ تا کہ وہ وقت آ جائے۔ کہ ان کا باہمی اختلاف جاتا رہے۔ اور پھر قرآن مجید کی ہی حکومت قائم ہو جائے۔ اور سب پیشانیاں اسی کے قبضہ میں آ جائیں۔ اور تمام دینی معاملات میں اسی کو قبلہ قرار دیا جائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد میں امت مرحومہ کے شقاق و تفرقہ کا حل بتایا گیا ہے ضرور تھا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز اسی طرح ہو۔ جیسا کہ نشأۃ اولیٰ کے وقت ہوا تھا۔ حضور نے قرآن مجید کے کمالات اور محاسن ایسے طور پر ظاہر فرمائے۔ کہ حدیثوں کو قرآن پر قاضی قرار دینے والے مولوی بھی اپنی تحریر و تقریر میں حضور کا قول دہراتے ہیں۔ کہ ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

### (۲) حدیث نبوی

فقہ اسلامی کے چوتھے دور میں خود فقہاء اور مفتیوں میں یہ نزاع پیدا ہو گیا تھا۔ کہ آیا حدیث مادہ فقہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جس کا ایک بڑا باعث جھوٹی حدیثوں کی اشاعت تھی۔ اسی زمانہ میں معتزلہ نے زور پکڑا۔ استاد علامہ محمد الخضری لکھتے ہیں۔

"طول زمانہ اور رواۃ حدیث کی کثرت اور جھوٹی حدیثوں کی اشاعت نے اس میں بہت سے اختلافات پیدا کر دیئے۔ یہاں تک کہ ہر شخص استنباط احکام کرنا چاہتا تھا۔ وہ حدیث کے سمجھنے اور اس سے حکم کے استنباط کرنے سے پہلے اپنے سامنے صحیح حدیث کی تحقیق کی ایک سخت چٹان پاتا تھا۔" (تاریخ فقہ اسلامی صفحہ ۲۵۷)

باوجود اس وقت کے اجلّہ اماموں نے تعارض کو جسے ان میں سے اکثر سنت کا نام دیتے ہیں فقہ اسلامی کا رکن ثانی قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس الجھن کا بڑا موجب یہ تھا۔ کہ علماء نے سنت اور حدیث میں فرق نہیں کیا دونوں کو ایک ہی شق میں داخل کر دیا۔ ہزاروں ہزار سلام و برکات خدا کے پاک مسیح محمدی پر ہوں۔ جس نے چودھویں صدی میں اس عقدہ کو صاف طور پر حل فرمایا۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ (الف) "اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے۔ جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔ (۲) دوسری سنت اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں۔ یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہیں دیتے۔ جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے۔ بلکہ حدیث الگ چیز ہے۔ اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے۔ جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے۔ اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی۔ اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل، اور قدیم سے عادۃ اللہ یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے عملی فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں۔ تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے۔ اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں۔ کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں۔" (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۳)

(ب) "الحدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں۔ در اصل سنت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی" (کشتی نوح صفحہ ۵ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اہم اصلاح کے ساتھ سنت کے بعد حدیث کو شرعی احکام کے لئے ماخذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے۔ کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۰)

احادیث کی صحت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قطعی الہام کو بطور معیار بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور یوں عام قانون کے طور پر حضور نے فرمایا کہ

"اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے۔ تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اس کا مصدق ہے۔ اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے۔ جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے۔ اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے۔ تو اس حدیث کو سچی سمجھو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۸)

### (۳) اجماع امت

اصول فقہ کی کتاب نور الانوار میں لکھا ہے۔

والمراد باجماع الامۃ اجماع امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشرافتھا وکرامتھا سواءً کان اجماع اھل المدینۃ او اجماع عترۃ الرسول او اجماع الصحابۃ اونحوھم" صفحہ

گویا اصولیوں کے نزدیک اجماع امت حجت ہے باقی اس میں اختلاف ہے۔ کہ کونسا اجماع اس کا مصداق ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک اہل مدینہ کا اجماع بعض کے نزدیک آنحضرت کی عترت کا اجماع، اور بعض کے نزدیک صحابہ کرام کا اجماع اس کا مصداق ہوتا ہے۔

حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "ایک جماعت کا ایک بات کو بالاتفاق مان لینا یہی اجماع کی حقیقت ہے۔ جو صحابہ میں بآسانی متحقق ہو سکتی تھی۔ اگرچہ دوسروں میں نہیں"

(الحق لدھیانہ صفحہ ۲۶ طبع دوم)

## (۴) قیاس

فقہا نے چوتھے درجہ پر قیاس کو فقہ کا اصل قرار دیا ہے۔ اصول شاشی میں اس کی تعریف بایں الفاظ ذکر ہوئی ہے:۔ "القیاس الشرعی هو ترتب الحکم فی غیر المنصوص علیہ علی معنی هو علة لذلک الحکم فی المنصوص علیہ" (۴۷)

"شرعی قیاس یہ ہے۔ کہ حکم منصوص علیہ کی علت پر غیر منصوص علیہ کا حکم اخذ کیا جائے"!

قیاس کے لئے کتب اصول فقہ میں قواعد و شروط مقرر ہیں۔ اور ان کے ماتحت ہی قیاس کا صحیح یا غلط ہونا پرکھا جاتا ہے۔ فرق اسلامیہ قیاس کی حجیت کے بارے میں مختلف ہیں۔ علامہ الخضری لکھتے ہیں:۔ "حنفیہ کو اس میں بہت زیادہ شدت و غلو تھا۔ حنابلہ اور مالکیہ اس سے بہت کم کام لیتے تھے۔ شافعیہ ان دونوں فریق کے بین بین تھے۔ بعض اہلحدیث اور شیعہ اس سے الگ تھلگ ہیں۔ اور ظاہریہ نے اس کے انکار میں نہایت غلو کیا"! (تاریخ فقہ اسلامی ص۲۵۱)

امام ابن رشد القرطبی مشہور فیلسوف و متکلم و فقیہہ لکھتے ہیں:۔

"ان الطرق التی منها تلقیت الاحکام عن النبی علیہ الصلاۃ والسلام بالجنس ثلاثة اما لفظ واما فعل واما اقرار واما ما سکت عنہ الشارع من الاحکام فقال الجمهور ان طریق الوقوف علیہ هو القیاس وقال اهل الظاهر القیاس فی الشرع باطل وما سکت عنہ الشارع فلا حکم لہ ودلیل العقل یشهد بثبوتہ" (بدایۃ المجتہد ص۲)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے احکام شرعیہ تین طریقوں پر اخذ کئے گئے ہیں۔ حضور کے الفاظ سے۔ حضور کے عمل سے حضور کے کسی کام کو سامنے دیکھ کر منع نہ کرنے سے۔ اور جن احکام کے بارے میں شارع علیہ السلام نے سکوت اختیار فرمایا ہے۔ جمہور کے نزدیک ان کا حکم قیاس سے معلوم ہوتا ہے۔ اہل ظاہر کا مذہب ہے۔ کہ شرعی امور میں قیاس باطل ہے۔ اور جس امر کے بارے میں شارع خاموش ہیں۔ اس کا کوئی حکم نہیں۔ ابن رشد کہتے ہیں۔ کہ عقل کی رو سے قیاس کا وجود ثابت ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے قیاس یا اجتہاد کو فرعی مسائل کے استنباط کے لئے جائز قرار دیا ہے۔ اور نہ صرف متقدمین کے اجتہاد سے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ بلکہ آئندہ جماعت احمدیہ کے علماء کو مجتہد بننے کا حکم دیا ہے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو۔ تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو۔ اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے۔ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے۔ تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں۔ کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں۔ ہاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاویں۔ تو اس حدیث کو چھوڑ دیں"! (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ص۶-۵)

## خاتمہ بیان یعنی جدید فقہ اسلامی کا وجود

میں تاریخی تفصیل کے ضمن میں ذکر کر چکا ہوں کہ سلطنت عباسیہ کے زوال کے بعد اسلامی فقہ کا روز بروز تنزل ہوتا گیا۔ اور اب حالت یہ ہے۔ کہ اس دیرینہ دولت کو سنبھالنے والا بھی کوئی دکھائی نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کے الفاظ میں علماء مقلدین یہود کے علماء کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ دین اسلامی کے اور پہلوؤں کے علاوہ فقہ کا پہلو بھی تجدید کا محتاج ہو چکا تھا۔ مولوی عبدالسلام صاحب ندوی نے تاریخ فقہ اسلامی کے دیباچہ میں لکھا ہے:۔ "موجودہ حالات میں بہت سے معاملات کی نئی نئی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور ان معاملات کی بنا پر ایک جدید فقہ کے مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے موجودہ زمانہ کا سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا فقہ اسلامی ایک جامد چیز ہے۔ یا ہر زمانہ کی ضروریات و حالات کے مطابق اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے" (دیباچہ تاریخ فقہ اسلامی ص۲)

اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت فقہ کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "یحیی الدین و یقیم الشریعة" کا مصداق بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور نے اس قسم کی ضرورتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا ہے۔

خستگان دیں مرا از آسمان طلبیدہ اند
آمدم وقتے کہ دلہا خوں زغم گردیدہ اند

آپ نے امت کے پراگندہ اجزاء کو متحد کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور اس کے لئے توجہ اور فکر کا مرکز قرآن مجید کو قرار دیا۔ اور اپنی بعثت کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا:۔

"ویکون القرآن امام الدواعی وقبلة الدین"! (التبلیغ)

دوسری جگہ فرمایا:۔ "انا لا نؤمن ببصری ولا مصری وانما نؤمن بالفرقان ونؤمن بقول نبینا الذی اعطی علمًا صحیحًا من الرحمٰن" (مواہب الرحمٰن ص۹۰)

"کہ ہم کسی بصری یا مصری پر ایمان نہیں لاتے۔ ہم تو فرقان حمید پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں جسے خدائے رحمان نے علم صحیح سکھایا ہے"!

پھر جماعت کو بطور ہدایت فرمایا:۔ "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدمزادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" (کشتی نوح ص۱۳)

اب آئندہ اسی محکم اصل "اور ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ص۶" کی مندرجہ بالا ہدایت کی روشنی میں نئی فقہ اسلامی مرتب ہوگی اور پھر قرآنی بنیادوں پر تفریع مسائل کا قصر تعمیر ہوگا۔ جو العود احمد کے مطابق زیادہ وسیع اور پائیدار ہوگا۔ کیسے اچھے وہ معمار ہوں گے جن کے ہاتھوں مخلصانہ طور پر نسل آدم کی یہ ضرورت پوری ہوگی۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



## دنیا کا نظام جدید اسلامی نقطۂ نظر سے

مندرجہ بالا عنوان سے معزز معاصر سٹیٹسمین ۳۰۔ دسمبر ۱۹۴۲ء لکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے آخری دن کی آخری تقریر میں امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دنیا کے نئے نظام کا ذکر کیا۔

پہلے آپ نے اُن تمدنی۔ اقتصادی اصولوں کا ذکر کیا۔ جو مختلف طریق سے دنیا میں دولت کی غلط تقسیم کو مٹانے اور دنیا سے افلاس و محتاجی کو دور کرنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور فرمایا۔ کہ اب ملوکیت کا زمانہ نہیں رہا۔ امپیریلزم کے ظالمانہ برتاؤ اور بے رحم اقتصادی دباؤ اور مختلف طبقوں کے بڑھتے ہوئے باہمی مقابلہ اور تصادم کی مدت اب ختم ہو گئی۔ اور نئے نظام کا وقت آ گیا ہے:۔

اٹلانٹک چارٹر کی نسبت فرمایا۔ کہ اس سے بھی فائدہ نہ ہوگا۔ نیز فرمایا۔ کہ اگرچہ اصول کے لحاظ سے کمیونزم کا اصول خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص سے اس کی مالی حیثیت کے مطابق لے لیا جائے۔ اور ہر شخص کو اس کی ضرورتوں کے مطابق دیا جائے مگر عمل میں یہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ذاتی ملکیت سے محروم کرتا ہے۔ اور اس سے انسان کا جوش عمل ضائع ہو جاتا ہے نیز کمیونزم کے اصول میں یہ بڑا نقص ہے۔ کہ وہ انسان کے وجدانی روحانی کو خدا پرستی سے روکتا ہے۔ کہ جس حد تک پہنچا ہے اس کے ساتھ آپ نے جرمنی۔ جاپان اور اٹلی کے ڈکٹیٹری طریق حکومت پر سخت اعتراض کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ وحشیانہ تخیلات ہیں۔ جن میں قومی منافرت و تنگ نظری اور خودغرضی کا ہولناک نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ موجودہ جنگ انہی کا

خراب منصوبوں کا نتیجہ ہے۔ جنسے ان کا یہ مقصد تھا۔ کہ تمام دنیا پر غلبہ حاصل کریں۔ اگر یہ کامیاب ہوئے تو انسانی تہذیب و تمدن برباد ہو جائے گا۔ بلکہ مذہب بھی مٹ جائے گا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک نہایت خوشنما منظر اس نظام کا پیش کیا۔ جس پر بعد جنگ دنیا کی تعمیر ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ حد سے زیادہ منافع نہیں لئے جائیں گے دولت کے ڈھیر سود کے ذریعہ جمع نہ ہو سکیں گے۔ اسلام اپنے قانون وراثت سے دولت کو وسیع حلقہ میں تقسیم کریگا۔ اور روپیہ چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو سکیگا۔

زکوٰۃ ۲½ فیصدی ٹیکس آمدنی پر ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اصل اور منافع دونوں پر یہ ٹیکس ہوگا۔ بہت سی صورتوں میں خالص منافع کا پچاس فیصدی تقسیم ہوگا۔ ان کے علاوہ اسلامی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ اور ذرائع سے بھی اپنا خزانہ پُر کرے۔ لیکن باوجود اس کے اسلامی حکومت جوشِ عمل کو برقرار رکھنے اور بڑھانے کے لئے ذاتی ملکیت کو تسلیم کرتی ہے اور اسلام یہ سبق بھی دیتا ہے۔ کہ قدرتی "تمام اشیاء تمام انسانوں کی ملکیت ہیں۔ اور اس پر کوئی خاص انسان قبضہ نہیں کر سکتے۔ اپنی تقریر کے ابتدائی حصہ میں آپ نے اس پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ گورنمنٹ کے بعض افسران باوجود جماعت احمدیہ کے پورے تعاون کے جماعت کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

## اعلانِ نکاح

۲۸ دسمبر: چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب سکنہ چک ۱۶۸ ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین اور احمدیت کیلئے بابرکت ہو آمین

خاکسار کریم الدین پنشنر قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۳۱ دسمبر۔** مراکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ٹیونس کے جنوب میں ٹیونس طرابلس روڈ کو کاٹنے کیلئے برق رفتار امریکی فوج نے حملہ شروع کر دیا ہے۔ گو یہ بڑا حملہ نہیں ہے۔ لیکن اسے بڑے حملے کی ایک کڑی کہا جا سکتا ہے۔ امریکی ٹینک اور موٹر سوار امریکی فوج گابس سے صرف چالیس میل دور رہ گئی ہے گابس ٹیونس ٹریپولی روڈ پر ایک اہم ترین بندرگاہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکی ان تمام راستوں کو کاٹ دینا چاہتے ہیں۔ جو طرابلس اور ٹیونس کو آپس میں ملاتے ہیں۔ رومیل کی چال یہ ہے کہ وہ ٹریپولی میں آٹھویں برطانی فوج کی مزاحمت کرے۔ لیکن اس کی فوج کا بہت بڑا حصہ ٹیونس اور بیزرٹا میں مارشل نیرنگ کی فوجوں کے ساتھ مل کر اتحادی فوجوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑے۔ افریقہ کور کے اکثر دستوں سے جنوبی ٹیونس میں اتحادی فوجوں کی جھڑپ بھی ہو چکی ہے۔ رومیل اور نیرنگ کی فوجوں کے الحاق کو ناممکن بنانے کیلئے امریکی فوج ان تمام راستوں کو کاٹ دینا چاہتی ہے۔ جو ٹریپولی اور ٹیونس کو آپس میں ملاتے ہیں۔ فرانسیسی فوج قیروان پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست کارروائی کر رہی ہے۔ قیروان ایک ایسا مقام ہے۔ کہ جس پر جس فوج کا قبضہ ہوگا۔ وہی فوج طرابلس اور ٹیونس کے ملحقہ راستوں کی کمان کرے گی۔ وسطی اور مجاز الباب کے درمیان دلدل خشک ہو رہی ہے۔ اور موسم بھی بہتر ہو رہا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے جرمن ٹینکوں نے اس محاذ پر نقل و حرکت شروع کر دی ہے اور جرمنی دستوں کے درمیان اس علاقہ میں خوفناک تصادم ہو رہے ہیں۔ اس محاذ پر فرانسیسی فوج اپنے اگلے مورچوں کو چھوڑ کر ایک پہاڑی پر چلی آئی ہے۔ مراکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکی طیاروں کی لگاتار بمباری کی وجہ سے ٹیونس اور لاگوٹے کی بندرگاہیں بالکل ناکارہ ہو گئی ہیں۔ جرمن سسلی۔ اٹلی اور ٹریپولی سے چھوٹے چھوٹے جہازوں کے ذریعہ گابس۔ سفاکس اور دیگر چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں میں سپلائی اور کمک لا رہے ہیں ⁂

**ماسکو ۳۱ دسمبر۔** روسی ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۳۰ دسمبر کو سٹالن گراڈ کے جنوب میں روسی فوجوں نے جارحانہ پیشقدمی جاری رکھی اور رودینگی ٹوڈلسکایا اور یوگوزکا کی بستیوں پر قبضہ کر لیا۔ سرخ فوج کی طوفانی یلغار کوٹل نیکوف کے علاقہ میں جاری ہے۔ جو جرمن دستے شہر اور دیہات میں پھیلے ہوئے تھے روسی ان کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ روسی فوج نے ہی چنکایا کے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے جو کوٹل نیکوف سے تیرہ میل جنوب میں واقع ہے۔ راستوف اور کراسنوڈار کے لئے خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور جرمن روسی یلغار کو روکنے کے لئے ادھر ادھر ریزرو فوجیں لا رہے ہیں۔ کاکیشیا کی جرمن فوجوں کی حالت بھی روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ زیریں والگا میں روسی فوجوں نے باسکول پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک ضمنی روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نالچک کے محاذ پر روسی فوجوں نے دریائے تیراک کو عبور کر لیا ہے۔ اور ۲۵ میل پیشقدمی کی ہے۔ میلروف پر روسی فوجیں ہر طرف سے حملے کر رہی ہیں۔ راستوف کی طرف روسی پیشقدمی کو روکنے کیلئے جرمن بہت بڑی ریزرو فوج لے آئے ہیں اور میلروف کے محاذ پر خوفناک جنگ جاری ہے۔ رژیف کے مغرب میں روسی فوجوں کا حملہ پوری شدت سے جاری ہے اور روسیوں نے متعدد بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ویلکی لوکی کی محصور جرمن فوج پر ہر طرف سے روسی حملے کر رہے ہیں۔ لیکن جرمن مزاحمت ابھی تک جاری ہے۔ سٹالن گراڈ کے رقبہ میں جرمن اور رومانوی فوج کوٹل نیکوف پر روسی قبضہ ہو جانے کی وجہ سے پورے طور پر محصور ہو گئی ہے۔ فیکٹریوں کے رقبہ میں روسی اور آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ⁂

**مراکش ۳۱ دسمبر۔** شمالی افریقہ کے فرانسیسی ہائی کمشنر جنرل جیراڈ اور امریکی سفیر کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں الجیریا کے بارہ مقتدر فرانسیسی افسروں اور لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ⁂

**لنڈن ۳۱ دسمبر۔** روم ریڈیو نے آج اطالوی عوام کو بتایا کہ جنوبی روس میں محوری فوجوں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے اور روسی پیشقدمی سے جنوبی روس کی محوری فوجوں کے محصور ہو جانے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے ⁂

**لنڈن ۳۱ دسمبر۔** یورپ سے رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ آسٹریا اور ہنگری میں جنگ کے خلاف بہت سے اجتماعی مظاہرے ہوئے ہیں جن میں صلح کا مطالبہ کیا گیا ہے ⁂

**واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔** سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی جہاز ساز کمپنیاں چار جہاز روزانہ کے حساب سے سمندر میں اتار رہی ہیں۔ دسمبر میں ۱۲۵ تجارتی جہاز تیار کئے گئے جن کا مجموعی وزن گیارہ لاکھ دس ہزار ٹن تھا ⁂

**قاہرہ ۳۱ دسمبر۔** رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جنرل منٹگمری کی آٹھویں برطانی فوج بن غازی کی بندرگاہ سے چار سو میل آگے بڑھ چکی ہے ⁂

**قاہرہ ۳۱ دسمبر۔** وادی الکبیر میں آٹھویں برطانی فوج اور محوری فوج کے گشتی دستوں میں متعدد جھڑپیں ہوئیں۔ میدانِ جنگ پر دشمن کی فضائی سرگرمیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ کل ہمارے شکاری طیاروں نے میدانِ جنگ پر فضائی معرکوں میں آٹھ محوری طیارے گرا لئے۔ برطانی طیاروں نے وادی زمزم کے محوری فضائی اڈہ پر بھی شدید بمباری کی۔ سراط کے علاقہ میں برطانی پیراشوٹ فوج بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے ⁂

**میلبورن ۳۱ دسمبر۔** جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ بونا کے علاقہ میں آخری جاپانی خط دفاع میں اتحادی فوج نے دو شگاف ڈال دیے ہیں۔ اب ان شگافوں کو ٹینکوں کے حملوں سے وسیع کیا جا رہا ہے۔ اتحادی فوجیں دائیں اور بائیں بازو سے بھی دشمن پر حملے کر رہی ہیں اور جنوب کی طرف سے اتحادی فوج سمندر کے کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی ہے ⁂

**کانپور ۳۱ دسمبر۔** آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے کھلے اجلاس میں ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ایک قرار داد پیش کی جس کا مفاد یہ تھا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں کسی ایسی سکیم یا آئین کو نافذ نہ کرے جس سے ہندوستان کی وحدانیت پر اثر پڑتا ہو اور ہندوستان مختلف حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہو۔ اس تجویز میں کرپس تجاویز کی مذمت بھی کی گئی تھی۔ تجویز پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے کہا کہ اگر پاکستان کے اصول کو مان لیا جائے تو اس سے ہندوستان کی آزادی ہمیشہ کیلئے کھٹائی میں پڑ جائیگی۔ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ذاتی مفادات اور تحفظات سے بالاتر ہو کر پہلے ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ⁂

**دہلی ۳۱ دسمبر۔** نوروز کی تقریب پر جنرل ویول کو فیلڈ مارشل بنا دیا گیا ہے۔ شہزادہ برار کو جی۔ بی۔ ای کا خطاب ملا ہے۔ سر گتھر انل رسل ڈائرکٹر جنرل سپلائی کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی اور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کو سر کا خطاب دیا گیا ہے۔ لاہور کے سٹی مجسٹریٹ سید اعجاز حسین اور شیخ فیض محمد پارلیمنٹری سیکرٹری خان بہادر بنائے گئے ہیں ⁂

**کنبرا ۳۱ دسمبر۔** آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے آج اعلان کیا ہے کہ مجھے امریکہ کے اخبارات کے اس بیان سے پورا اتفاق ہے کہ بحرالکاہل میں طویل جنگ کو روکنے کیلئے یہ چیز ضروری ہے کہ امریکہ وہاں مزید فوجیں بھیجے۔ جاپان وہاں نہ صرف جنگ جاری رکھنے کیلئے اپنی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے بلکہ افسوس مزاحمت کرنے کے لئے بھی تیار ہو رہا ہے محوریوں کو ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ یہاں جاپان پر کاری ضرب لگائی جائے ⁂

**نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔** فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری شدہ ایک کمیونک مظہر ہے کہ کھانڈ کے کارخانہ داروں نے پچھلے دنوں عرضداشتیں بھیجی ہیں کہ نیشکر کی قیمت اور مزدوری میں اضافہ ہو جانے کے باعث کھانڈ کی قیمت میں اضافہ کیا جائے۔ تمام صورت حالات پر غور کرنے کے بعد کھانڈ کی قیمت میں یکم جنوری سے دو روپے پانچ آنے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ گویا اب کھانڈ کی قیمت بڑھ کر چودہ روپے فی من ہو گئی ہے ⁂

**نیو یارک ۳۱ دسمبر۔** رائے بہادر مہر چند کھنہ نے ایک تقریر میں کہا کہ ہندوستانی خود غرض نہیں ہیں۔ وہ ساری دنیا میں امن و امان اور آزادی کا دور دورہ چاہتے ہیں۔ اور یہ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کے تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور ملک کی موجودہ بےچینی کو دور کرنے کے لئے ہندوستان کی آزادی کا اعلان کرنا اور کسی ہندوستانی کو وائسرائے مقرر کرنا دانشمندی کا ثبوت دینا ہوگا ⁂

**قاہرہ ۳۱ دسمبر۔** آٹھویں فوج کے ہاتھ میں ایک دستاویز آئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل منٹگمری کی پیشقدمی کے وقت العالمین کے نزدیک جرمن اور اطالوی دستوں میں جنگ ہوئی۔ اور جرمنوں نے اطالوی دستوں کو برطانی دستے سمجھتے ہوئے ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

## آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کے نشانہ بننے والے لوگ۔ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماشہ عہ محصول ڈاک ۸

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- رحمت اللہ خان شاکر